پروگرام نمبر 25

Reviewed Dec 7, 1984 ok. B.L.

1

سامعین! قدیم بزرگوں کو حاصل الٰہی برکات اور اُن کے بزرگانہ دور کی
خصوصیات کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اِن قابلِ احترام بزرگوں کا خُدا کے
ساتھ رُوحانی اور ابدی رشتہ تھا۔ اُن کا جذبۂ ایمانی اسقدر مضبوط تھا کہ مثال ڈھونڈے
سے بھی نہیں ملتی۔ اب ذرا غور کیجیئے ابرہام، اضحاق، اور یعقوب خانہ بدوشی کے دور
کے بانی تھے۔ لیکن مینیفز، نمرود اور آشر کی طرح شہروں کے بانی نہیں بلکہ ایک قوم اور
ایک ایمان کے۔ وہ خیموں میں رہتے اور جگہ جگہ ڈیرے لگاتے تھے لیکن وہ بے مقصد
خانہ بدوش آوارہ گرد نہ تھے۔ بلکہ وہ رُوحانی آباد کار آباؤ اجداد تھے جو جلالی اور دُور رس
مقصد سے ترغیب پاکر خُدا کے بُلاوے پر نقل مکانی کرتے تھے۔

اُن بزرگوں میں ان گنت خصوصیات تھیں۔ مثال کے طور پر باپ خاندان کا سربراہ ہوتا
تھا۔ اُسے زندگی اور موت کا اختیار حاصل تھا۔ **بائبل مقدس** میں پیدائش
22 باب اُسکی 9 سے 15 آیت تک لکھا ہے۔ "ابرہام نے قربان گاہ بنائی
اور اُس پر لکڑیاں چنیں اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا اور اُسے قربان گاہ پر
لکڑیوں کے اوپر رکھا اور ابرہام نے ہاتھ بڑھا کر چھُری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔"
باپ جنگی سردار ہوتا تھا۔ جس طرح ابرہام نے مسوپتامی لوگوں کے خلاف صف آرائی
میں راہنمائی کی تھی۔ باپ خاندان کا کاہن ہوتا تھا۔ وہ قربان گاہ بناتا اور خاندان کیلئے
قربانی گزرانتا تھا۔ باپ خاندان کا نبی بھی ہوتا تھا۔ خُدا اُس پر اور اُسکی معرفت
اپنی مرضی اور مقاصد ظاہر کرتا تھا۔

قدیم بزرگان یقینی طور پر سمجھتے تھے کہ خُدا واحد ہے۔ اُن کے درمیان ارباب پرستی کا
کوئی سُراغ نہیں ملتا۔ اِس کے علاوہ خُدا کی ذات ہمہ اوست کا بھی کوئی سُراغ نہیں
تھا۔ اور نہ ہی طبعیاتی طاقت کی پرستش جو کثرت سے مصر میں پائی جاتی تھی۔
وہ تمام دُنیا کا خُدا ہے یعنی خُدا کی حیثیت عالمگیر ہے۔ **پیدائش** 18 باب
اُسکی 25 آیت میں مرقوم ہے۔ "ایسا کرنا تجھ سے بعید ہے کہ نیک
کو بد کے ساتھ مار ڈالے اور نیک بد کے برابر ہو جائیں۔ یہ تجھ سے بعید ہے۔ کیا تمام
دُنیا کا انصاف کرنے والا انصاف نہ کرے گا؟"

وہ فرعون پر بھی ایسے ہی حکمران ہے جیسے ابرہام اور اسرائیل پر۔ وہ دریائے نیل اور دریائے فرات
پر بھی ایسے ہی حکومت کرتا ہے جیسے دریائے یردن پر۔ تصورِ خُدا بت پرستوں کے جھوٹے معبودوں
کی گھناؤنی اور مکروہ رسُومات سے اُنکی مسمار نہیں ہوتا۔

بزرگوں کے دور میں نہ ہیکل تھی نہ مقررشدہ عیدیں نہ سبت کا کوئی سراغ ملتا ہے حالانکہ بعدازاں موسوی شریعت میں خدا اُس آرام کی جانب اشارہ کرتا ہے جو اُس نے دنیا کو تخلیق کرتے وقت ساتویں دن کیا۔ اِس کے علاوہ وقت کی ہفتہ وار تقسیم کا بھی سراغ ملتا ہے پیدائش ۸ باب ۱۰ سے ۱۲ آیت میں لکھا ہے۔ "اور سات دن ٹھہر کر اُس نے اُس کبوتری کو پھر کشتی سے اُڑا دیا اور وہ کبوتری شام کے وقت اُس کے پاس لوٹ آئی اور دیکھا تو زیتون کی ایک تازہ پتی اُسکی چونچ میں تھی۔ تب نوح نے معلوم کیا کہ پانی زمین پر سے کم ہو گیا۔ تب وہ سات دن اور ٹھہرا۔ اِس کے بعد اُس کبوتری کو اُڑایا پر وہ اُس کے پاس پھر کبھی نہ لوٹی۔"

اُس دور میں ناتراشیدہ قربان گاہیں، جانوروں کی قربانیاں، مخصوص کی ہوئی یادگاریں، منتیں زیارتوں کے سفر، دعائیں، دہ یکیاں اور ختنے کی رسوم پائی جاتی تھیں۔ حالانکہ آبائی بزرگ خانہ بدوش تھے تاہم وہ غیر مہذب نہ تھے وہ اُس دور کی اعلیٰ ترین تہذیب سے شناسا تھے جو کسدستان اور مصر میں موجود تھی وہ چرواہے تھے مگر کھیتی باڑی بھی کرتے تھے۔ اُن کے ہاں روپے پیسے کا لین دین ہوتا تھا اور وہ زیور بھی استعمال کرتے تھے مثال کے طور پر یہوداہ کے پاس مُہر والی انگوٹھی تھی اور یوسف کے پاس شہزادوں کی سی قبا تھی۔ اور یہ بات بھی غیر یقینی نہیں ہے کہ وہ فنِ تحریر سے بھی واقف تھے جو وادئ نیل اور وادئ فرات میں کمال ترقی پر تھا۔

ہم عہدِ ابرہامی کو آبائی بزرگوں کے زمانے اور عبرانیوں کی پوری تاریخ کی کلید یعنی کنجی کہہ سکتے ہیں۔ اِس میں شک و شبے کی کوئی گنجائش نہیں کہ یہ تاریخی کہانی کافی حد تک انسانیت سے تعلق رکھتی ہے ہجرتوں، خاندانی اور قومی زندگی میں تمام فطری مقاصد کا پورا پورا دخل ہے۔ لیکن تخلیقی حقیقت اور طاقت صرف عہد ہی ہے۔ یہی وہ عنصر تھا جس نے عبرانیوں کو تمام دنیا میں انفرادیت بخشی۔ اِسی عہد کے سبب سے وہ لگاتار منتظر رہے کہ ہم ایک مُلک کے وارث ہوں گے، ایک قوم بنیں گے اور ایک نسل پیدا ہو گی جس سے تمام اقوام برکت پائیں گی۔ یہ عہد ابتدا میں ابرہام کے ساتھ کسدستان میں باندھا گیا تھا۔ اور مُلک کنعان میں اُس کے ساتھ اِس عہد کی پانچ چھ مرتبہ تصدیق ہوئی اور بڑے ہی موثر انداز میں اضحاق اور پھر کئی مرتبہ یعقوب سے اُسکی تجدید کی گئی۔

یوسف نے اِس عہد کی بنا پر مرتے وقت اپنا آخری حکم صادر فرمایا جبکہ کئی صدی بعد جلتی جھاڑی کے پاس موسیٰ کے ساتھ اِس کی تجدید کی گئی۔ کوہ سینا پر اِسے بڑھایا گیا اور قومی عہد کی صورت دی گئی۔ سامعین! وہ اثر جو اِس قسم کے ایمان اور اُمید کی تخلیقی قوت سے کسی قوم یا شخص کی سیرت پر ہوتا ہے ناپا نہیں جا سکتا۔ خدا ہمیں بھی بالکل اُسی سانچے میں ڈھلتا ہوا دیکھنا

چاہتا ہے جس میں ڈھل کر وہ قدیم بزرگ کندن بن گئے۔ خدائے رب العزت نے کبھی بھی
اُن بزرگوں کو کسی مشکل سے مشکل ترین امتحان میں ہراساں ۔ نا اُمید اور پریشان نہیں ہونے دیا
بلکہ اُن کا ہر قدم پر ساتھ دیا ۔ کیونکہ خدائے قادرِ مطلق کا اُن نیک سیرت بزرگوں کے ساتھ یہ قیمتی وعدہ
تھا کہ میں تمہارا ہر گھڑی محافظ اور نگہبان ہوں ۔

اگر ہم خدا باپ کے احکامات کو مان کر اُن پر
دل سے عمل کریں تو پھر یقیناً ہمیں اُس کا قیمتی وعدہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ہر پریشانی
ہر مایوسی اور ہر امتحان میں ، میں ہوں تیرا نگہبان ۔

گیت # قیمتی وعدہ باپ نے کیا S.NO 256 DUR 0.24, 4.04

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ قدیم بزرگوں کا زمانہ کن کن خصوصیات پر مبنی تھا۔ اُس زمانے کے مشہور بزرگ اپنے خاندان کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے ہر بات میں اختیار رکھتے تھے۔ نہ تو وہ غیر مہذب تھے اور نہ ہی فن تحریر سے ناآشنا تھے بلکہ وہ اُس زمانے کی اعلیٰ ترین تہذیب سے واقفیت رکھتے تھے۔

سامعین! ہم اپنے اگلے پروگرام میں عبرانیوں کی غلامی کے زمانے میں مصر کی حالت کا جائزہ پیش کریں گے۔

ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

اِس پروگرام کی اہمیت اور تقدس کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ سے درخواست ہے کہ اِس سلسلے کا کوئی بھی پروگرام سُننا مت بھولیے گا۔ بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 25 طلب کریں۔

پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے۔

یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائے گا۔

پروگرام کا وقت اب ختم ہوتا ہے۔

اب اجازت دیجئے۔

/ خدا حافظ